اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۝وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ۝اَمَّا بَعۡدُ!
فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۝بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝

”دین کی ضروری باتیں“(part 02b)

والدین کو چاہیے کہ پہلے خود **”دین کی ضروری باتیں“ part 01** پڑھ لیں اور اگر صلاحیت(ability) ہو تو اپنے بچوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنی عالم / سُنی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fees دینی پڑے **لیکن عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں** تاکہ اسلامی عقیدے(beleives) سکھانے میں غلطیاں نہ ہوں)۔

67 ”سب سے پہلے انسان“

حضرت ابوذر غِفَاری رَضِیَ اللہ عَنْہ فرماتے ہیں:میں مسجد میں آیا تو پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اکیلے(alone)مسجد میں موجود تھے، میں آپ کے قریب بیٹھ گیاتو پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ابوذر!دو(2) رکعت تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد(یعنی مسجد میں داخل ہونے کے بعد پڑھی جانے والی نفل نماز) پڑھ لو۔ حضرت ابوذر غِفَاری رَضِیَ اللہ عَنْہ کہتے ہیں:میں وہاں سے اٹھا، نماز پڑھی اور پھر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا پھر میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے (کچھ سوالات کیے، ان میں یہ سوال بھی تھے، میں نے)عرض کی:اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں کتنے رسول ہیں؟

آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اَنْبِیاء(عَلَیْہِمُ السَّلَام) میں تین سو تیرا(313) رسول ہیں۔

پھر میں نے عرض کی:یَارَسُوْلَ اللہ!(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پہلے نبی کون ہیں؟

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت آدم(عَلَیْہِ السَّلَام)۔

میں نے عرض کی:یَارَسُوْلَ اللہ!(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کیا وہ نبیِّ مُرسَل (یعنی وہ نبی کے ساتھ ساتھ رسول بھی) ہیں؟

فرمایا:ہاں!اللہ کریم نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا(یاد رہے کہ ”دست“ ہاتھ کو کہتے ہیں مگر اللہ کریم ہمارے ہاتھوں کی طرح کے ہاتھ سے پاک ہے یعنی اللہ کریم نے اپنی قدرت اور طاقت سے پیدا فرمایا)اورآپ کے جسم

مبارک میں روح ڈالی (یعنی جان ڈالی)۔(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، الحدیث:۶۲ ۳ والمسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۲۱۵۵۶ و المعجم الکبیر، الحدیث:۷۶۵۱ ملتقطاً)

اس حدیث شریف سے پتا چلا کہ انسانوں میں اللہ کریم نے سب سے پہلے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی سے بنایا پھر آپ کے مبارک جسم میں روح پھونکی (یعنی آپ کے مبارک جسم میں جان ڈالی)۔اورآج تک دنیا میں جتنے بھی انسان پیدا ہوئے اور ہوں گے سب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد ہوئے ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کریم نے دنیا میں اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے بہت سارے اَنْبِیائے کرام اور رسول (عَلَیْہِمُ السَّلَام) بھیجے ۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں سب سے پہلے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

---

68 ”سمجھدار چیونٹی(ant)“

ایک مرتبہ اللہ کریم کے نبی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بہت بڑا لشکر (trops یعنی بہت سارے لوگوں کو) لے کر ایک جگہ سے گزرے جہاں بہت زیادہ چیونٹیاں (ants) تھیں،لشکر کو دیکھ کر چیونٹیوں کی ملکہ (queen) نے تمام چیونٹیوں سے کہا: اے چیونٹیو! تم سب اپنے گھروں میں چلی جاؤ کہیں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کا لشکر تمھارے اوپر چل نہ پڑے اور انہیں پتا بھی نہ چلے۔ **”سمجھ دار چیونٹی“(ant)** کی یہ بات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے تین (3) میل (three miles) دور سے سن لی اور مسکرا ئے (smiled) پھر اپنے لشکر کو روک دیا تاکہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں چلی جائیں۔اللہ کریم نے اس واقعے (incident) کو قرآنِ پاک میں اس طرح بیان فرمایا ہے،(ترجمہ۔Translation:) یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں تمہیں کچل نہ ڈالیں۔(پ۱۹،النمل:۱۸، ۱۹)(ترجمہ کنزالعرفان)

اس قرآنی واقعے سے یہ درس (lesson) ملا کہ اللہ کریم نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ طاقت دی ہے

کہ انہوں نے تین میل دور سے چیونٹی کی ہلکی آواز کو بھی سن لیا۔ آپ غور (consider) کیجئے کہ جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی سننے کی طاقت اتنی ہے تو پھر تمام نبیوں کے سردار اور ہمارے پیارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سننے اور دیکھنے کی طاقت کیسی ہو گی؟

دوسری بات یہ پتا چلی کہ ایک چیونٹی بھی جانتی ہے کہ اللہ پاک کے نبی کسی پر ظلم نہیں کرتے اس لیے اُس نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ: اپنے گھروں میں چلی جاؤ، ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کو پتا بھی نہ چلے اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا لشکر تمھارے اوپر چل پڑے۔ **تیسری بات یہ پتا چلی کہ** اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ظلم نہیں کرتے بلکہ جانوروں پر بھی رحم فرماتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی جانوروں (animals) پر رحم کرنا چاہیے۔

---

69 ”اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام“

{1} اللہ کریم نے دنیا والوں کی ہدایت اور رہنمائی (guidance) اور ان تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے مختلف وقتوں میں اپنے پسندیدہ بندے دنیا میں بھیجے جنہیں ”نبی“ کہا جاتا ہے {2} اللہ کریم پر لازم نہیں تھا کہ نبیوں کو بھیجتا، اُس نے صرف اپنے فضل و کرم سے (یعنی ہم پر رحم (mercy) کرتے ہوئے) دنیا میں نبیوں کو بھیجا {3} نبی وہی ہوتی ہیں کہ جن کی طرف اللہ کریم کی طرف سے وحی (ایک خاص پیغام۔special message) نازل ہو (یعنی آئے)، چاہے کوئی فرشتہ وحی (وہ پیغام۔message) لے کر آئے یا بغیر کسی واسطے کے (direct) وحی نازل ہو {4} نبیوں پر جو وحی نازل ہوتی ہے وہ کسی عام شخص (بلکہ کسی ولی یا نیک بندے) پر (بھی) ہر گز نازل نہیں ہو سکتی {5} نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، یعنی نبی کا خواب جھوٹا ہو ہی نہیں سکتا {6} اللہ کریم نے جتنے بھی نبی بھیجے وہ سب انسان اور مرد تھے، کوئی بھی جن یا عورت نبی نہیں بنے (نہ بن سکتے ہیں) {7} انسان اپنی کوشش یا بہت زیادہ عبادت کی وجہ سے بھی نبی نہیں بن سکتا {8} اللہ کریم صرف اپنے کرم سے جسے چاہتا ہے نبی بنا دیتا ہے {9} ایک بار کوئی نبی بن جائے تو ہمیشہ نبی رہتا ہے، اس سے کبھی بھی نبوت (یعنی نبی

ہونا)واپس نہیں لی جاتی{10}اللہ کریم نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ہمارے نبی، حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے درمیان بہت سے نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا{11} قرآن کریم میں کئی نبیوں کے برکت والے (blessed)نام آئے ہیں۔ جیسے: حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ اِسحاق عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ شعیب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ لُوط عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ہُود عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ایّوب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ زکریّا عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ اِلیاس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یَسَع عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ یونُس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ ذُوالکِفل عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ صالِح عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام، حضرتِ محمّدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (بہار شریعت، جلد ا، ص ۲۸ تا ۵۸، ہمارا اسلام، ص ۴۸ تا ۵۴ مُلخصاً)

{12}"رسول" اُن "نبی" (عَلَیْہِ السَّلَام) کو کہتے ہیں کہ جو "شریعت" لے کر آئے (المسامرۃ، ص ۲۳۱) یعنی جنہیں دین کے نئے مسئلے دیے گئے تھے جیسے پہلے کچھ دن روزے فرض تھے، اب پورے مہینے کے۔ پہلے پانچ (5) نمازیں اس طرح فرض نہ تھیں اور اب پانچ (5) نمازیں۔

{13} حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام رسول ہیں (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، الحدیث: ۳۶۲)، کافِروں کی طرف جو رسول بھیجے گئے ہیں ان میں سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ آپ سے پہلے جو نبی تشریف لائے وہ مسلمانوں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ (تفسیر الخازن، البقرۃ ۲۱۳، ج ۱، ص ۱۵۰)

{14}رسول صرف انسانوں ہی میں نہیں ہوتے بلکہ فرشتوں میں بھی رسول ہیں (بہار شریعت ج ۱، ص ۲۸، عقیدہ ۱، مُلخصاً) جو ملائکہ (یعنی فرشتے) رسول ہوتے ہیں، وہ اللہ کریم کا پیغام (message) دوسرے فرشتوں تک پہنچاتے ہیں۔

{15}:نبیوں کے مختلف درجے (different ranks) ہیں اور سب میں افضل ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ہیں، حضور(صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ(rank)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، ان کو مُرْسَلِیْنِ اُلُوا الْعَزْم کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام نبیوں، رسولوں، انسانوں، فرشتوں، جنّوں بلکہ ساری مخلوق (all creatures)سے بڑے درجے(rank)والے ہیں۔(بہار شریعت،ج۱،ص ۵۲-۵۴ مُلخصاً)

---

70 "قبر والوں سے گفتگو"

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ قبرستان سے گزرے، آپ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ وَرَحْمَۃُ اللہ یعنی اے قبر والو! تم پر سلامتی اور اللہ کریم کی رحمت ہو۔ پھر فرمایا: اے قَبْر والو! تم اپنے بارے میں بتاؤ گے یا ہم بتائیں؟ وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے "وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کی آواز سُنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے امیرُ الْمُؤمِنِین! آپ ہی بتائیں کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم (distributed) ہو گئے، تمہاری بیویوں نے دوسری شادیاں کر لیں، تمہاری اَولاد یتیموں میں ہے، جس مکان کو تم نے بہت مضبوط (durable) بنایا تھا، اب اُس میں تمہارے دشمن رہتے ہیں۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔ یہ سن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: اے امیرُ الْمُؤمِنِین! ہمارے کفن پھٹ گئے، ہمارے بال گر گئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں ہماری آنکھیں باہر آ گئیں اور ہمارے جسم سے پیپ(pus) نکل رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا(یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان ہوا۔

(شَرحُ الصُّدُور ص۲۰۹، ابن عساکر، ج۲۷، ص۳۹۵، مُلخصاً)

اس واقعے(incident)سے پتا چلا کہ جب بھی قبرستان جائیں تو وہاں دفن کیے گئے مسلمانوں کو سلام کریں، وہ ہمارا سلام سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ ان کا جواب اللہ کریم کے نیک بندے بھی سن لیتے ہیں اور ان سے بات بھی کر لیتے ہیں۔ **یہ بھی پتا چلا کہ** جو بندہ نیک کام کر کے فوت ہوتا ہے، اُسے اُس کا فائدہ قبر

میں بھی ملتا ہے۔ دنیا اچھی کرنے کے لیے جو مال جمع کیا ہو گا، قبر اور قیامت میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

تعارُف(Introduction):

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، جنّتی صحابی، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، قادریوں کے پیشوا، امیرُ المومنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہ عَنْہ مکّہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والِدۂ ماجدہ حضرت فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے آپ کا نام "حیدر" رکھا، والِد نے آپ کا نام "علی" رکھا۔ **خاتَمُ النَّبِیِّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کو "**اَسَدُ الله**" کا لقب(title) دیا، جسکا مطلب ہے "**شیرِ خدا**"، اس کے علاوہ(other) آپ کو "**مولیٰ مشکل کُشا**" بھی آپ کا مشہور لقب ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی(cousin) ہیں۔(مرآۃ المناجیح ج۸، ص۴۱۲ وغیرہ ملخصا) آپ کی کُنیت(kunyah) "اَبُوالحسن" اور "اَبُوتراب" ہے۔

اہلِ بیت نبی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا دس(10) سال کی عمر میں ہی مسلمان ہو گئے تھے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس رہے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے آپ کا نکاح ہوا اور حضرت علی رَضِیَ اللہ عَنْہ کی جو اولاد حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے ہوئی، انہیں سیّد کہا جاتا ہے۔

اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ، حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور حضرت حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بلایا اور فرمایا: یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔ حضرت امّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ الله! میں بھی اہلِ بیت سے ہوں؟ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں! اِنْ شَآءَاللہ۔ (شرح السنۃ للبغوی، ج۷، ص۲۰۴، حدیث:۳۸۰۵)

---

71 "اللہ کریم سے مشورہ"

ہماری پیاری امّی جان، اُمّ المؤمنین، حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس حضرت زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے اور کہا

کہ تمہیں خوشی (یعنی مُبارک۔congratulation)ہو کہ اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تمہارے لیے شادی کا پیغام(proposal) بھیجا ہے۔ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے کہا: میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ میں اپنے ربّ (یعنی اللہ کریم) سے مشورہ نہ کرلوں۔ پھر وہ اٹھیں اور اپنی نماز کی جگہ پر گئیں اور سجدہ کرکے اللہ کریم سے عرض کیا: اے اللہ! تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے چاہا ہے اگر میں ان کے لائق (یعنی قابل۔capable) ہوں تو تو مجھے اُن کے نکاح میں دے دے۔ اسی وقت اُن کی دعا قبول (accept)ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ (Translation): ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا (ترجمہ کنزالعرفان)(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۷) پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کون ہے جو زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے پاس جائے اور انہیں خوشخبری (good news) دے کہ اللہ کریم نے ان کو میرے نکاح میں دے دیا ہے۔
حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خادمہ حضرت سَلْمٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بھاگتی ہوئی گئیں اور حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کو یہ خوشخبری (good news) سُنادی۔ یہ بات سنتے ہی حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے اپنے زیورات (jewelry) اُتار کر حضرت سَلْمٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کو تحفے (gift) میں دے دیئے اور شکرانے کا سجدہ کیا پھر دو(2) مہینے روزے سے رہنے کی نذر مانی (یعنی اپنے اوپر لازم کیا کہ وہ دو مہینے روزے رکھیں گی)۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، ج ۲، ص ۴۷۷)

اس حدیثِ مُبارک سے پتا چلا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ادب (respect) بہت ضروری ہے۔ صحابیہ کو بھی خوف (یعنی ڈر) تھا کہ کیا میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نکاح میں آکر ان کا ادب کر سکتی ہوں یا نہیں؟ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت (یعنی تعلق۔relation) رکھنے والی ہر چیز (مثلاً آپ کے فرمان، سنّت، مدینے پاک) کا بہت زیادہ ادب (respect) کریں۔

تعارُف (Introduction):

جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفٰی، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ زَیْنَب بنت جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کا نام "بَرّہ" تھا۔ **خاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کا نام بدل کر "زینب"

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا رکھا(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۷۵)۔ ”بَرّہ“ کے معنٰی ہے نیک اور پرہیز گار، اپنے منہ سے اپنے آپ کو نیک کہنا یا اس طرح کے نام رکھنا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پسند نہ تھا۔ اس وجہ سے اُمّ المؤمنین کا نام بدل(change کر)دیا۔

ایک مرتبہ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا: مجھے چند فضیلتیں (اچھی چیزیں) ایسی ملی ہیں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کسی اور زوجہ (یعنی بیوی) کو نہیں ملیں۔ ایک یہ ہے کہ میرے جدّ(یعنی دادا وغیرہ) اور آپ کے جدّ ایک ہیں (یعنی اوپر سے خاندان ایک ہی ہے)، دوسرا یہ کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا تیسرا یہ کہ اس نکاح کے معاملے میں جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گواہ(witness) تھے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۷۸)

اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان:

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے کوئی عورت حضرت زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے زیادہ نیک کام کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی، رشتہ داروں (relatives) سے اچھا سلوک (good behavior) کرنے والی، اور اپنے آپ کو ہر عبادت کے کام میں مصروف(busy) رکھنے والی نہیں دیکھی۔(مدارج النبوت، قسم پنجم، ج۲، ص۴۷۸)

ایک دن اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم (یعنی اُمّھاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ) میں سے میری وہ زوجہ (یعنی بیوی) سب سے پہلے وفات پا کر مجھ سے ملیں گی کہ جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے۔ یہ سن کر سب نے ایک لکڑی سے اپنا ہاتھ ناپا(measure کیا) تو حضرت سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا لیکن جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد اُمّھاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ میں سے سب سے پہلے ہماری پیاری امّی جان، حضرت زینب بنت جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے وفات پائی تو اس وقت لوگوں کو پتا چلا کہ ہاتھ لمبا ہونے کا مطلب، صدقہ زیادہ کرنے والی (زوجہ) تھا۔ کیونکہ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے ہاتھ سے کچھ کام کرتی تھیں اور اس سے آنے والی رقم فقیروں پر صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔(مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۴۷۶ تا ۴۷۸ وغیرہ)

---

72 ”اہلِ بیت کی شان“

حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت پر دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

(1) اَنَا دَارُالْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔(ترمذی،ج۵،ص۴۰۲، حدیث:۳۷۴۴)

(2) میں جس کا مولیٰ (یعنی مدد کرنے والا یا دوست) ہوں علی (بھی) اُس کے مولیٰ ہیں۔ (ترمذی،ج ۵، ص۳۹۸،حدیث:۳۷۳۳)

حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی فضیلت:

(1) فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: فاطِمہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) میرے جِسْم کا حصّہ (ٹکڑا) ہے جو اِسے ناپسند، وہ مجھے ناپسند جو اِسے پسند وہ مجھے پسند۔(اَلْمُستَدرَک لِلحَاکم،ج۴،ص۱۴۴،الحدیث:۴۸۰۱)

(2) ایک اور رِوایت میں ہے: جو چیز اُنہیں (یعنی حضرت فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو) پریشان کرے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اُنہیں تکلیف دے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔(مِشْکٰوۃُ الْمَصابِیح،کتاب المناقب،ج۲،ص۶۳۴،الحدیث:۹۳۱۶)

(3) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرمایا کرتے: اے علی (رَضِیَ اللہُ عَنْہ)! میں نے تمہارا نِکاح اس کے ساتھ کیا ہے جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔(اَلرَّوْضُ الفَائِق،ص۲۷۷)

امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت:

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ وہ جنّتی جوانوں کے سردار کو دیکھے تو وہ حَسَن کو دیکھ لے۔(تاریخ ابن عساکر،ج۱۳،ص۲۰۹)

امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت:

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ کریم اُس (شخص) سے محبّت فرمائے جو حسین سے محبّت کرے۔

(ابن ماجہ، باب فضل الحسن والحسین، ج۱، ص۵۱، حدیث:144)

---

73 ”نماز تو ایسے پڑھنی چاہیے!“

حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بہت توجُّہ (very attentive) کے ساتھ (یعنی اچھے انداز (good manners) سے) نماز پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور قریب ہی آپ کا بچّہ تھا، چھت سے ایک سانپ اُس کے قریب گر پڑا۔ لوگوں نے ”سانپ سانپ“ کہہ کر شور مچایا اور اس سانپ کو مار دیا۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے (سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۴۶۴) یعنی نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ لوگوں کے شور وغیرہ کا پتا ہی نہیں چلتا تھا۔

یہ سچا واقعہ (incident) ہمیں درس دیتا ہے کہ ہمیں نماز پوری توجّہ (full attention) کے ساتھ پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے کیونکہ ہمارے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ بھی عبادتیں اسی طرح کیا کرتے تھے۔ یہ دینی مسئلہ بھی یاد رکھیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: نماز میں دو(2) کالی چیزوں سانپ (snake) اور بچھو (scorpian) کو قتل کر دو (احمد، ابوداؤد)۔ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: اگر نمازی، نماز میں سانپ یا بچھو دیکھے تو اسے مار سکتا ہے اور (اگر اس طرح مارا کہ نماز ٹوٹ گئی تو) نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی مگر یہ شخص نماز توڑنے کی وجہ سے گنہگار نہ ہو گا۔ (مُلخصاً مراۃ، جلد۲، ص۲۲۹ سوفٹ ائیر، مُلخصاً)

تَعارُف (Introduction):

جنّتی صحابی، حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا خَاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پھوپھی (یعنی والد صاحب کی بہن) حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے بیٹے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے داماد (یعنی حضرت ابو بکر صدیق کی بیٹی، حضرت عبداللہ بن زبیر کی بیوی) ہیں (کرامات صحابہ، ص۱۲۰)۔

جنّتی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

www.farzuloom.net

حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے والد **جنّتی صحابی، "حضرت زبیر بن عوام** رَضِیَ اللہُ عَنْہ"، اُن دس (10) صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ میں سے ایک ہیں کہ جنہیں ایک ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جنّت کی خوشخبری (good news) سنائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی والدہ "حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا" (یعنی آپ کے نانا، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ) ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت بہادر اور نماز و روزہ سے محبّت کرنے والے تھے ۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سترہ (17) جُمادی الاولیٰ 73 سنِ ہجری کو شہید (یعنی قتل۔ murder) ہوئے۔ (تہذیب الاسماء، ج۱، ص ۲۷۴، طبقات الکبریٰ، ج۸، ص ۲۰۱)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

---

74 "اللہ کا کرم ہو گیا"

حضرتِ عبدُالرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت امیر (rich) صحابی تھے۔ ہجرت (یعنی مکّہ شریف سے مدینہ پاک جانے) کا حکم ملنے کے بعد جب حضرتِ عبدُالرّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ مکّہ پاک میں اپنا تقریباً سب مال چھوڑ کر خالی ہاتھ مدینہ شریف میں پہنچے تو پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دوسرے مہاجرین (مکّے شریف سے مدینہ پاک آنے والے صحابہ) رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کی طرح ان کا بھی ایک انصاری (مدینے پاک میں رہنے والے) صحابی حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ بھائی چارے (brotherhood) کا تعلّق (relation) بنا دیا (یعنی اب یہ دونوں ساتھ رہیں گے)۔

حضرت سعد بن ربیع انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ مال دار (wealthy) تھے، آپ نے اپنے مہاجر بھائی حضرت عبدُالرّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے لیے اپنا آدھا مال دے دیا۔ حضرت عبدُالرّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے بھائی کی اس پیشکش (offer) سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور فرمایا: اللہ آپ کو برکت دے (may Allah bless you)، میں آپ کے مال سے کچھ نہ لوں گا، بس آپ مجھے بازار کا راستہ بتا دیں۔ یعنی میں خود اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمانا چاہتا ہوں۔

حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ کو بازار کا راستہ بتایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے گھی اور پنیر (cheese) کا کاروبار شروع کر دیا تو اللہ کریم نے آپ کے مال میں برکت (blessings) پیدا فرما دی۔ (بخاری، حدیث:۲۰۴۸، ج۲، ص۴ ملتقطاً) اور آپ پھر امیر (rich) ہو گئے۔

اس حدیثِ پاک سے یہ سیکھنے کو ملا کہ ہمیں ہر حال میں اللہ کریم پر یقین (sure) رکھنا چاہیے جیسا کہ حضرت عبدُالرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کیا۔

تَعَارُف (Introduction):

جنّتی صحابی، حضرت عبدُالرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی والدہ کا نام "حضرت شفا بنتِ عَوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا" ہے۔ حضرتِ عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، عمر میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے تقریباً دس (10) سال چھوٹے تھے۔ (طبقات ابن سعد، ج۳، ص۹۲) آپ کا انتقال 31 یا 32 سنِ ہجری میں ہوا، انتقال کے وقت آپ کی عمر 72 یا 75 سال تھی (معجم کبیر، حدیث:۲۶۲، ج۱، ص۱۲۸)۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُن دس (10) صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُم میں سے ایک ہیں کہ جنہیں ایک ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جنّت کی خوشخبری (good news) سنائی۔

جنّتی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان:

خاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود حضرت عبدُالرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: اے عبدُالرَّحمٰن بن عوف! تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو۔ (مسلم بشرح النووی، جزء:۲، ۳/۱۷۲)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

---

75 "قرآن و حدیث اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُم"

قرآنی آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ:

{1} تمام صحابہ جنّتی ہیں {2} اللہ کریم ان سب سے راضی ہے اور یہ خدا سے راضی ہیں {3} ان کے لئے جنّت کے باغات ہیں {4} یہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رفیق (یعنی ساتھی) ہیں {5} غیر مسلموں کے لیے سخت اور آپس میں نرم دل {6} عبادت، رکوع اور سجدوں کا شوق رکھنے والے {7} اللہ کریم کی رضا حاصل کرنے والے کام کرتے ہیں {8} نورانی چہروں والے {9} پاک دل والے {10} پاک سیرت (یعنی اچھے اخلاق) والے {11} حکمت والے ہیں {12} ان کا ایمان (Faith) معیار (standard) ہے {13} راہِ خدا میں جان، مال، گھربار قربان کرنے والے {14} مؤمنوں کے مددگار (helper) {15} سچّے ایمان والے {16} خدا کی طرف سے مغفرت اور عزّت والے رزق کے حقدار (entitled) ہیں {17} اُمّت میں سب سے افضل {18} ان کی محبّت، نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبّت {19} ان سے نفرت، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نفرت {20} انہیں تکلیف دینا، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تکلیف دینا ہے {21} ان کی تعظیم (respect) فرض ہے {22} ان کی توہین (insult) حرام ہے اور ان کے گستاخ، اللہ کریم کے عذاب کا حقدار (deserving for punishment)۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ، اپریل ۲۰۱۹، ماخوذاً)

---

76 "روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں"

ایک مرتبہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: اے بلال! آؤ ناشتہ کریں۔ تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ یہ سن کر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم اپنا رزق (sustenance) کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ پھر فرمایا: اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں (bones) تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے استغفار (یعنی مغفرت اور بخشش کی دعا) کرتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ، ج۲، ص۳۴۸، حدیث: ۱۷۴۹)

اس حدیثِ مُبارک سے یہ سیکھنے کو ملا کہ روزہ رکھنا کتنی اچھی نیکی ہے کہ اس سے ہمیں کئی فائدے

(benefits) حاصل ہوتے ہیں، جن میں سے دو یہ ہیں: (1) روزہ رکھنے والے کی ہڈیاں تسبیح کرتی (bones glorify Allah) (2) فرشتے، اللہ کریم سے روزہ رکھنے والے کی بخشش (forgiveness) کی دعا کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ روزے کو اُس کے آداب (manners) کے ساتھ پورا کریں یعنی روزے کے مسائل اور آداب سیکھیں اور ان پر عمل بھی کریں۔ نہ صرف رمضان المبارک کے روزے رکھیں بلکہ نفل روزے رکھنے کی بھی کوشش کریں۔ اس کا یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ ہمیں روزے کی عادت بھی رہے اور روزے کے شرعی (دینی) مسائل بھی ذہن میں رہیں۔

تَعارُف (Introduction):

جنّتی صحابی، حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ پہلے ایک غلام (slave) تھے (پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو ملا وہ غلام ہوا، آج کل غلام نہیں ہوتے)۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نام "بلال" ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ج۱، ص۲۰۰، ملخصاً) مؤذِّنِ رسول اور سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِین (یعنی اذان دینے والوں کے سردار) کے القاب (titles) سے مشہور ہیں۔ (معجم کبیر، ج۵، ص۲۰۹، حدیث:۵۱۱۹) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا انتقال 20 سنِ ہجری میں ہوا۔ (ابن عساکر، رقم:۹۷۴، بلال بن رباح، ج۱۰، ص۴۴۵)

جنّتی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان:

خاتَمُ النَّبِیِّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اَنْبِیائے کرام اور شہیدوں (یعنی اللہ کریم کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے قتل۔murder ہونے والوں) کے بعد سب سے پہلے بلالِ حبشی کو جنّتی لباس پہنایا جائے گا۔ (ابن عساکر، رقم:۹۷۴، بلال بن رباح، ج۱۰، ص۴۵۹، حدیث:۲۶۵۵، ملتقطاً)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

---

77 "شَیطان نے نماز کے لیے جگایا!"

سردارِ مکّہ، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک مشہور صحابی اپنے گھر میں سو رہے تھے، اچانک آپ

کو کسی نے اُٹھایا، آنکھ کھول کر جب دیکھا تو جگانے والا نظر نہیں آیا، اُس وقت آپ نے فرمایا: کون ہے؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ یہ سن کر شیطان نے کہا: میرا نام ''اِبلیس'' ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حیران (surprised) ہو کر اس سے فرمایا: ابلیس کا کام تو مسلمان کو سُلا کر اُس کی نماز قضا کرا دینا ہے تو اگر اِبلیس ہے تو پھر تو نے مجھے نماز کے لیے کیوں جگایا؟ تیرا کام تو ہے نماز چھڑانا، نماز پڑھانا تیرا کام ہی نہیں۔ یہ سن کر ابلیس نے کہا کہ میں نے اس لیے جگا دیا کہ اگر اس وقت کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ خوب افسوس کرتے اور دل سے روتے۔ اِس رونے کی وجہ سے، اللہ کریم آپ کو دو (200) سو رَکعت نمازوں سے بھی زیادہ ثواب دے دیتا! لہٰذا میں نے آپ کو نماز کے لیے جگا دیا ہے تا کہ آپ کا ثواب زیادہ نہ ہو جائے۔

(مثنوی معنوی مع تفسیر عرفانی مثنوی معنوی ج ۲، دفتر دوم، ص ۳۲۸تا۳۴۸ ملخصاً)

اس واقعے (incident) سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ شیطان ہمارا بہت بڑا دشمن ہے، اس لیے ہمیں شیطان کے وسوسوں کا علاج کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ شیطان کے وسوسوں کے کچھ علاج سیکھنے کے لیے شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے ''**وسوسے اور ان کا علاج**'' کو پڑھ لیجئے۔

تَعارُف (Introduction):

اوپر جن کا واقعہ گزرا، وہ **جنّتی صحابی، عاشقِ نماز، کاتبِ وحی (یعنی اللہ کریم کے پیغام کو لکھنے والے)، صحابی ابنِ صحابی حضرتِ امیر مُعاوِیہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! (یعنی سب خوبیاں (goodness) اللہ کریم کے لیے ہیں) ان کو نماز سے کتنی محبّت تھی۔ حضرتِ امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کتنی بڑی شان ہے کہ خود صحابی، والد محترم بھی صحابی، امّی جان صحابِیہ اور پیاری بہن اُمِّ حبیبہ نہ صرف صَحابیہ بلکہ اللہ کریم کے کرم سے ''اُمُّ الْمُؤمِنِین'' اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ (wife) بھی تھیں (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ)۔

حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس اللہ کریم کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کُرتا مبارک،

ایک چادر، ناخن شریف اور کچھ موئے مبارک (یعنی بال شریف) وغیرہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وفات کے وقت وصیّت فرمائی (یعنی کہہ دیا تھا) کہ میری وفات کے بعد ان مُبارک کپڑوں (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کُرتے مبارک) میں مجھے کفن دیا جائے اور ناخن شریف و موئے مبارَک (یعنی بال شریف) میرے منہ اور ناک پر رکھ دیے جائیں پھر مجھے دفن کر دیا جائے۔ (ابن عساکر، ج۵۹، ص۲۲۹)

جنّتی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان:

حدیث شریف کی سب سے اہم (most important) کتاب **"بخاری شریف"** میں ہے کہ **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اُمّت (nation) کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں غزوہ کرے گا، انہوں نے (جنّت) واجب کر لی (بخاری ج۲ ص۲۸۸ حدیث ۲۹۲۴)۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے جنّتی ہونے کی گواہ (witness) ہے۔ یہ غزوہ حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے زمانے (time) میں ہوا اور حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس کے اَمیر (یعنی سردار) تھے۔ **لِہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے لیے جنّت واجب ہوئی بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تو اس قافلے کے امیر (یعنی سردار) تھے۔** (تعلیقات امام اہل السنۃ علی العلل المتناہیۃ، ص۵، مخطوط)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

----

78 "اُمّت میں سب سے افضل"

{1} صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کی تو کیا شان ہے، اللہ کریم فرماتا ہے۔ ترجمہ (Translation): تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اُس کے چنے ہوئے (selected) بندوں پر (پ۱۹، النمل:۵۹)۔ حضرتِ عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا نے فرمایا کہ چُنے ہوئے بندوں سے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ مراد ہیں (خزائن

العرفان،پ١٩،النمل،تحت الآیۃ:٥٩){2}صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ کی تو کیا شان ہے،ان کے بارے میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:میرے صحابہ ستاروں(stars)کی طرح ہیں ان میں سے جس کے پیچھے چلو گے راہ(path) پاؤ گے (مشکوۃ المصابیح،کتاب المناقب،٢/٤١٤،حدیث:٦٠١٨){3}صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ کا اُمّت میں سب سے افضل ہونا، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اس طرح بھی بیان فرمایا: میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی(شخص) اُحد پہاڑ (یہ مدینے شریف کا بہت بڑا پہاڑ ہے) کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو وہ اُن کے ایک مُد (ایک پیمانہ،اس scale) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس مُد کے آدھے کو(بخاری،ج٢،ص٥٢٢،حدیث:٣٦٧٣){4} صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ سے محبّت رکھنا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے محبّت رکھنا ہے{5}ان سے نفرت رکھنا، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے نفرت کرنا ہے{6} ان کے بارے میں دل و زبان سنبھالنے کا حکم ہے۔فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ کریم سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ کریم سے ڈرو، میرے بعد ان کو طعن و تشنیع (یعنی ان پر اعتراضات(objections) کرنا، گالیاں دینا، بُرا بھلا کہنا وغیرہ) کا نشانہ نہ بنالینا۔ پس جس شخص نے ان سے محبّت کی تو اس نے میری محبّت کی وجہ سے ان سے محبّت کی اور جس نے ان سے بُغض (یعنی نفرت کا معاملہ) رکھا تو اس نے میرے بُغض کی وجہ سے بُغض رکھا اور جس نے انہیں اِیذا (یعنی تکلیف) پہنچائی تو اس نے ضرور مجھے اِیذا پہنچائی اور جس نے مجھے اِیذا (یعنی تکلیف) پہنچائی تو ضرور اس نے اللہ کریم کو اِیذا پہنچائی اور جس نے اللہ کریم کو اِیذا پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ کریم اس کی پکڑ فرمائے۔(ترمذی،ج٥،ص٤٦٣،حدیث:٣٨٨٨)

---

79 ”بارش شروع ہوگئی“

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے زمانے(time) میں مدینہ منورہ میں شدید قحط(famine) پڑ گیا(یعنی بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے کھانے پینے کی چیزوں کی بہت کمی ہوگئی)اوراس کی وجہ سے عرب کے لوگ

پریشان ہوگئے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ لوگوں کو جمع کرکے مدینہ مُنَوَّرہ سے باہر ایک میدان میں لے گئے ان میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ایسے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ بھی موجود تھے کہ جن کا مرتبہ (rank) بہت بڑا تھا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے ہاتھ سے حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ہاتھ لیا اور ان کو اپنے آگے کھڑا کرکے اللہ کریم سے یوں دعا کی:

یا اللہ! پہلے جب بارش وغیرہ کی کمی ہوتی تھی تو ہم تیرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو وسیلہ بناکر (یعنی آپ کے صدقے سے) بارش کی دعا مانگتے تھے تو بارش ہو جاتی تھی، آج ہم تیرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چچا کو وسیلہ بناکر دعا مانگتے ہیں لہٰذا تو ہمیں بارش عطا فرمادے پھر حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے تو ہر طرف بادل آگئے اور بارش شروع ہوگئی، اتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے گھٹنوں (knees) تک پانی آگیا اور وہ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ کچھ لوگ خوشی اور محبّت سے حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی چادر کو چومنے لگے اور کچھ لوگ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے جسم مبارک پر ہاتھ لگا کر برکتیں (blessings) حاصل کرنے لگے۔ (بخاری، ج۲، ص۵۳۷، رقم:۱۰۱۰، مستدرک للحاکم، ج۴، ص۴۰۰، رقم:۵۴۸۹ وغیرہ)

اس واقعے (incident) سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور اُن سے تعلق (relationship) رکھنے والوں کے وسیلے اور صدقے سے دعا کرنا صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کا طریقہ ہے۔

تعارُف (Introduction):

جنّتی صحابی، حضرت عباس بن عبدُالمطلب رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا، **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ اسلام لانے سے پہلے اور بعد میں بھی مکّے شریف میں آنے والے حاجیوں کو آبِ زم زم پلاتے تھے۔ (اسد الغابہ، ج۳، ص۱۶۳، الثقات لابن حبان، ج۱، ص۱۸) حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ، عمر میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے تین (3) سال بڑے تھے۔ ایک بار کسی نے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ آپ نے بہت خوبصورت اور محبّت بھری بات کہی: کہ بڑے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہی

ہیں مگر میں پہلے پیدا ہوا ہوں (مصنف ابن ابی شیبہ، ج۸، ص۴۸، رقم:۶۵ ملخصا وغیرہ)۔ انتقال کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کچھ نصیحتیں (advices) کیں پھر اپنا منہ کعبۃُ اللہ شریف کی طرف کرتے ہوئے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا انتقال ہو گیا (تاریخ ابن عساکر، ج۲۶، ص۳۷۶، ۳۷۷)۔ آپ کا انتقال اٹھاسی (88) سال کی عمر میں سن 32 سنِ ہجری رجب یا رمضان المبارک کے مہینے میں جمعہ کے برکت والے (blessed) دن 12 تاریخ کو ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔ (الاستیعاب، ج۲، ص۳۶۱، ۳۶۲)

حضور کے چچا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان:

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے تھے کہ جس نے انہیں (یعنی حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو) تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ آدمی کا چچا، باپ کی طرح ہوتا ہے۔

(ترمذی، ج۵، ص۴۲۲، حدیث:۳۷۸۳، مسند احمد، ج۶، ص۱۶۴، حدیث:۱۷۵۲۴)

---

80 "سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبّت"

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسلام قبول (accept) کرنے سے پہلے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت محبت کرتے تھے۔ اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے کہ ایک مرتبہ آپ شکار کے لیے گئے ہوئے تھے ابو جہل نے کعبہ شریف میں حضورِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت زیادہ برا بھلا کہا جب آپ شکار سے واپس گھر آئے تو آپ کی بیوی نے بتایا کہ اگر آپ کچھ دیر پہلے آتے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے کہ ابو جہل آپ کے بھتیجے (یعنی بھائی کے بیٹے) کے ساتھ کیا کر رہا تھا۔ یہ سنتے ہی آپ غصّے میں آ گئے اور کمان (bow) ہاتھ میں پکڑے ابو جہل کے پاس پہنچے اور ابو جہل کے سَر پر اس زور کے ساتھ کمان ماری کہ اس کا سَر پھٹ گیا اور خون نکلنے لگا، پھر فرمانے لگے: میرا دین وہی ہے جو میرے بھتیجے کا ہے میں گواہی دیتا ہوں (I agree) کہ وہ اللہ

کے رسول ہیں، اب میں ان کے بارے میں کوئی بات نہ سنوں، اگر تم سچے ہو تو مجھے مسلمان ہونے سے روک کر دکھاؤ(معجم کبیر، ج۳، ص۱۴۰، حدیث:۲۹۲۶)۔ ابو جہل کہنے لگا: غلطی میری ہی ہے کہ آج میں نے آپ کے بھتیجے (یعنی بھائی کے بیٹے) کو بہت برا بھلا کہا تھا(سیرۃ ابن ہشام، ص۱۱۴)۔ آپ اپنی زبان سے اسلام لانے کی بات کہہ کر گھر واپس آئے تو شیطان نے وسوسہ ڈالا (یعنی غلط بات دل میں ڈالی): تم تو قریش کے سرداروں(chiefs) میں سے ہو، کیا تم اپنا دین بدل دو(change کر لو) گے؟ آپ کی پوری رات بے چینی(restlessness) میں گزری، صبح ہوتے ہی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوئے(یعنی آئے) اور اپنی پریشانی بتائی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسلام کا حق اور سچا ہونا آپ کو سمجھا دیا، جس پر حضرتِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یہ کہنے لگے کہ میں دل سے گواہی دیتا ہوں(I agree) کہ آپ سچے نبی ہیں۔(مستدرک للحاکم، ج۴، ص۱۹۵، حدیث:۴۹۳۰)

اس حدیث شریف سے ہمیں یہ درس(lesson) ملا کہ اللہ کریم جسے چاہتا ہے حق اور سیدھے (یعنی اسلام اور نیکی والے) راستے کی طرف رہنمائی(guidance) فرماتا ہے(یعنی نیک راستے پر چلا دیتا ہے)۔

تَعَارُف(Introduction):

جنّتی صحابی، حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، **خَاتَمُ النَّبِیِّین، اِمَامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں، آپ بہت ہی خوبصورت تھے(تذکرۂ سید الشہداء، ص۱۸،۱۷ ملخصًا)۔ بہترین اخلاق والے اور بہترین سپاہی(soldier) تھے(کواکب سبعہ، ص۵۶)۔ آپ 3 سنِ ہجری ماہِ شوال، غزوہ اُحد میں شہید(یعنی اللہ کریم کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے قتل۔murder) ہوئے اور وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شہدائے اُحد (جنگِ اُحد میں قتل ہونے والوں) کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے پھر حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا بھی یہی عمل رہا(routin رہی) جبکہ حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تو یہاں آکر تین(3) مرتبہ سلام کہا کرتے تھے۔(کتاب المغازی للواقدی، ج۱، ص۳۰۰تا۳۱۳)

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اَوْلِیَائے کِرام کے مزارات پر حاضری دیں اور فاتحہ (یعنی سورتیں وغیرہ

پڑھنے)کے بعد ان کے درجات(ranks) بڑھنے اور اپنے لیے مغفرت کی دعائیں کریں۔ **یاد رہے!** عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے، بلکہ مزارات کی حاضری بھی منع ہے، صرف اور صرف نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے روضہ مبارکہ (یعنی مزار شریف) پر عورتوں کو حاضری کی اجازت ہے،(بلکہ واجب ہونے کے قریب ہے)اس کے علاوہ کسی بھی مزار یا قبرستان میں فاتحہ کے لیے عورتوں کو جانا منع ہے (اجازت نہیں ہے)، گھر سے ہی فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیں۔ (تجہیز و تکفین کا طریقہ ص ۲۹۸)

حضور کے چچا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان:

ایک صحابی نے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس آکر عرض کی: میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے میں اس کا کیا نام رکھوں؟ تو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ اپنے چچا حمزہ سے محبّت ہے لہٰذا انہیں کے نام پر اپنے بچّے کا نام (حمزہ) رکھو۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم،ج۲،ص۲۱،حدیث:۱۸۳۹،۱۸۳۷)

حضرتِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہادت کی وجہ سے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو بہت دکھ (تکلیف، غم، افسوس) ہوا اور آپ نے فرمایا: اللہ کریم کی آپ پر رحمت ہو کہ آپ رشتہ داروں (relatives) کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے اور نیک کاموں میں آگے آگے رہتے تھے۔ (معجم کبیر،ج۳،ص۱۴۳،حدیث:۲۹۳۷) اللہ کریم نے آگ پر ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا ہے کہ وہ حضرت حمزہ کے جسم کے کسی حصے (part) کو جلائے۔ (طبقات ابن سعد،ج۳،ص۸)

تقریباً چھیالیس (46) سال بعد حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی حکومت میں اُحد پہاڑ کے درمیان سے ایک نہر (canal) کی کھدائی (digging) کے دوران اتفاق سے ایک شہید (یعنی اللہ کریم کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے قتل۔murder ہونے والے) کے پاؤں میں بیلچہ (shovel) لگ گیا جس کی وجہ سے زخم (چوٹ وغیرہ) سے تازہ خون بہہ نکلا۔ یہ شہید کوئی اور نہیں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے چچا، حضرتِ امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے۔ (طبقات ابن سعد،ج۱،ص۸۷،الاستیعاب،ج۱،ص۴۲۵)

---

www.farzuloom.net

81 ”اہلِ بیت اور ان کی فضیلت“

اہلِ بیت:

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کچھ اس طرح فرماتے ہیں: اہلِ بیت کے معنیٰ ہیں گھر والے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کا لفظ کچھ معنیٰ میں آتا ہے: (1) جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے (2) حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے گھر میں پیدا ہونے والے یعنی اولاد (3) حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے گھر میں رہنے والے جیسے اَزواج پاک۔ (یعنی مقدّس بیبیاں)۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۴۵۰ ملخصاً) یعنی اہلِ بیت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کی پاک بیبیاں (یعنی اُمَّھاتُ الْمؤمنین)، سب اولادِ پاک شامل ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُم اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْه کو حدیث میں اہل بیت فرمایا گیا (شرح السنہ للبغوی، ج۷، ص۲۰۴، حدیث:۳۸۰۵) اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے گھر میں رہنے کی وجہ سے بھی حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْه، اہلِ بیت ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۴۷۶ ملخصاً)

عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کی محبّت اور آپ کے اَقارِب (یعنی رشتہ داروں ۔ relatives) کی محبّت دِین کے فرائض (یعنی ضروری باتوں) میں سے ہے۔ (خزائنُ العرفان، پ۲۵، الشوریٰ، تحت الآیۃ:۲۳، ص ۸۹۴)

اہلِ بیت کی فضیلت:

(1) اللہ کریم (کی خوشی) کے لیے مجھ سے محبّت کرو اور میری (خوشی) کے لیے میرے اہلِ بیت (یعنی میرے گھر والوں) سے محبت کرو (ترمذی، ج۵، ص۴۳۴، حدیث:۳۸۱۴) (2) ہمارے اہلِ بیت سے بُغض (یعنی نفرت) رکھنے والے کو اللہ کریم جہنّم میں داخل کرے گا۔ (مستدرک للحاکم، ج۴، ص۱۳۱، حدیث:۴۷۷۱) (3) میری شفاعت میری اُمّت کے اس شخص کے لئے ہے جو میرے اہل بیت سے محبّت رکھنے والا ہو (جامع صغیر، ص۳۰۱، حدیث:۴۸۹۴) (4) قیامت کے دن بندہ اس وقت تک اپنے قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اس سے چار (۴) باتوں کے بارے میں سوالات نہ کرلیے جائیں: (۱) عمر کن کاموں میں گزاری (۲) جسم کس طرح استعمال کیا (۳) مال کہاں خرچ کیا اور کہاں سے کمایا اور (۴) اہلِ بیت سے محبت رکھی؟ (معجم کبیر، ج۱۱، ص۸۳، حدیث:۱۱۱۷۷، ملخصاً)

---

82 ”ایمان(Faith)سب سے اہم ہے“

فِرعَون کے ستّر ہزار(70،000)جادوگروں نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے مقابلہ(competition) کیا۔تمام جادوگر300اونٹوں پر مختلف رَسّیاں(ropes)اور لکڑیاں لے کر آئے،جبکہ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاتھ میں ایک **عصا**(یعنی لاٹھی۔stick) تھی،جادوگروں نے اپنی رَسّیاں اور لکڑیاں زمین پر ڈالیں تو پورا میدان (ground)بڑے بڑے سانپوں(snakes)سے بھرا ہوا نظر آنے لگا،دوسری طرف حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ میں موجود **لاٹھی** زمین پر ڈالی تو وہ ایک اَژدَھا(بہت بڑا سانپ)بن گئی اور میدان میں نظر آنے والے تمام سانپوں کو اُس نے کھالیا،پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے ہاتھ میں لیا تو وہ(اَژدَھا)پہلے کی طرح لاٹھی (stick)بن گیا۔جادوگروں نے جب یہ دیکھا تو وہ سب حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لے آئے(یعنی مسلمان ہو گئے)۔(صراط الجنان،ج۳،ص۴۰۳ ملخصاً)

حضرت آسیہ رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہَا نے جب یہ دیکھا تو وہ بھی فوراً ایمان لے آئیں(یعنی مسلمان ہو گئیں)۔جب فرعون کو پتا چلا تو اس ظالم نے ان پر بہت ظلم کیا اور حضرت آسیہ رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہَا کے ہاتھوں پیروں میں لوہے کی بہت بڑی بڑی کیلیں(nails) ٹھونک(گھوم)دیں(یعنی)کہ آپ ہل بھی نہ سکتی تھیں پھر آپ کو دھوپ میں ڈال دیا اور بھاری پتھر(heavy stone)سینے پر رکھنے کا حکم دیا جب پتھر لایا گیا تو حضرت آسیہ نے اللہ کریم سے عرض کی:یاربّ!میرے لئے جنّت میں ایک گھر بنادے۔فوراً انہیں جنّت میں سفید موتیوں(white pearls)سے بنا ہوا گھر دکھا دیا گیا پھر اللہ کریم نے ان کی روح،ان کے جسم سے نکال لی (یعنی آپ رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہَا کا انتقال ہو گیا)۔جب ان کے جسم پر پتھر رکھا گیا تو ان کے جسم میں روح نہیں تھی تو انہیں کچھ بھی درد نہیں ہوا۔(عمدۃ القاری،کتاب احادیث الانبیاء،ج۱۰،ص۱۴۴)

اس واقعے(incident)سے ہمیں یہ درس(lesson)ملا کہ ایمان سب سے قیمتی(precious)دولت

ہے۔اور ایمان کی حفاظت(protecting the Faith)جان کی حفاظت سے زیادہ اہم(more important) ہے۔

تَعَارُف(Introduction):

اللہ کریم کی ولیہ، حضرت آسیہ رَحمَۃُاللہِعَلَیْہا مصر میں رہتی تھیں اور ایک نیک عورت تھیں۔مال و دولت کی ان کے پاس کوئی کمی نہ تھی، اللہ کریم کے کرم سے یہ غرور(یعنی تکبُّر arrogance)سے بہت دور تھیں۔ان کے پاس ہر وَقْت نوکر(servent)ہوتے اور یہ غریبوں سے بہت محبّت کیا کرتیں اور بہت زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں۔ اسی لیے لوگ انہیں اُمُّ الْمَسَاکِیْن (مسکینوں کی ماں) بھی کہا کرتے۔(مستدرک حاکم،ج۳،ص۴۵۷، حدیث:۴۱۵۰)

جب حضرت آسیہ رَحمَۃُاللہِعَلَیْہاکے ایمان لانے(یعنی مسلمان ہونے)کی خبر، فرعون کو ملی تو پہلے اُس نے حضرت آسیہ کی ماں کو بُلایا اور کہا: میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس نے موسیٰ(عَلَیْہِ السَّلَام)کے خُدا کا انکار (denial)نہ کیا تو میں ضرور اسے قتل(murder)کردوں گا۔ماں نے اکیلے میں جاکر حضرتِ آسیہ کو فرعون کی بات ماننے کا کہا تو آپ رَحمَۃُاللہِعَلَیْہا نے جواب دیا: کیا میں اللہ کریم کا انکار(denial)کروں...!!خدا کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کرونگی۔(الکامل فی التاریخ،ج۱،ص۱۴۱)

اللہ کریم کی ولیہ رَحمَۃُاللہِعَلَیْہا کی شان:

ایک مرتبہ **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے فرمایا: خوش ہو جاؤ تم جنّتی عورتوں کی سردار ہو!۔ انہوں نے پوچھا: حضرتِ آسیہ اور مریم کہاں ہونگی؟ آپ نے فرمایا: آسیہ اپنے زمانے کی عورتوں کی اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہو(مشکل الآثار للطحاوی ،ج۱،ص۳۶،الحدیث۱۰۱)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے حدیثِ پاک بیان کی کہ جس میں اہلِ جنّت کی افضل عورتوں کا بتایا گیا تھا اُن میں حضرت مریم و حضرت آسیہ بھی تھیں(زرقانی جلد۳ص۲۲۳تا۲۲۴)۔ جنّت میں حضرت مریم اور حضرتِ آسیہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نکاح میں ہوں گی(مراۃ جلد۷،ص۴۲۰،شرح ۲۷سوفٹ

ائیر، مُلخصاً)۔

---

83 "چار(4)کلمات"

حضرتِ جُوَیرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فجر کی نماز کے وقت میرے پاس سے (نماز پڑھنے کے لیے) تشریف لے (یعنی چلے) گئے اور (سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد) چاشت کی (نفل) نماز پڑھنے کے بعد تشریف لائے (یعنی واپس آئے) تو میں اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا: جب میں تمہیں یہاں چھوڑ کر گیا تھا تو کیا تم اُس وقت سے اِسی طرح بیٹھی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار (4) کلمات (یعنی چار جملے) تین (3) تین مرتبہ پڑھے ہیں، اگر انہیں تمہارے آج کے تمام ذکر کے ساتھ وزن (weight) کیا جائے تو میں نے جو پڑھا ہے، اُس کا وزن زیادہ ہو گا، وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (ترجمہ: اللہ کریم کے لیے پاکی اور حمد (یعنی تعریف) ہے، اللہ کریم کی مخلوق (all creatures) کی تعداد (number) کے برابر اور اللہ کریم کی رضا کے برابر اور اللہ کریم کے عرش کے برابر اور اللہ کریم کے کلمات (words) کی روشنائی (ink) کے برابر)۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۴۲۶، ص ۱۴۵۹ مُلخصاً)

یاد رہے! اللہ کریم کی مخلوق کی تعداد، اللہ کریم ہی جانتا ہے اور جسے اللہ کریم اس کا علم دے، وہ جانتا ہے۔ اللہ کریم کی رضا، اللہ کریم کا عرش، اللہ کریم کے کلمات کی روشنائی بھی اللہ کریم ہی بہتر جانتا ہے اور جسے وہ اس کا علم دے، وہ جانتا ہے۔

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ پڑھنے کا بہت ثواب ہے، ہمیں یہ تسبیح بھی پڑھنی چاہیے۔

تعارُف (Introduction):

جنّتی صحابیہ، اہلِ بیتِ مُصطفیٰ، اُمُّ المؤمنین، حضرتِ جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ **خاتَمُ النَّبِیّین،**

www.farzuloom.net

اِمَامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہونے سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ مدینہ پاک سے چاند چلتا ہوا میری گود میں آگیا، یہ خواب میں نے کسی کو نہیں بتایا اور میں خود اس خواب کا مطلب سمجھ گئی اور پھر ایسا ہی ہوا (کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے نکاح فرمالیا)۔

(مدارج النبوت، قسم ۵، ج ۲، ص ۴۸۰)

ہماری پیاری امّی جان، حضرتِ جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا پہلا نام بھی "بَرَّۃ" (نیکی کرنے والی) تھا، پیارے آقا، مدنی مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کا نام بدل کر "جُوَیرِیہ" رکھ دیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے کہ کوئی یہ کہے "بَرَّہ کے پاس سے نکل آئے" (بَرَّہ کے معنیٰ نیکی و احسان کے ہیں)۔ (مسلم، کتاب الآداب، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۱۴۰)

اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان:

حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ میں جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سب سے زیادہ خیر (یعنی بھلائی) اور برکت والی (blessed) ہیں۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، ج ۲، ص ۴۸۰ ملخصاً)

---

84 "حضرت امیر مُعاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی اہلِ بیت (آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھر والوں) سے محبّت"

{1} حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے کچھ نُقُوش (یعنی نشان۔ impressions) بھی آلِ ابوسفیان (یعنی ہمارے خاندان) سے بہتر ہیں۔ (الناھیۃ، ص ۵۹)

{2} حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایک مرتبہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور اہلِ بیت کے زبردست فضائل (great virtues) بتائے۔ (تاریخ ابن عساکر، ۴۲/۴۱۵) اور ایک مرتبہ آپ نے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے فیصلے (decisions) کو مانا اور علمی مسئلے میں کسی کے ذریعے آپ سے رابطہ (contact) بھی فرمایا۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، ج ۱۰، ص ۲۰۵، مؤطا امام مالک، ج ۲، ص ۲۵۹)

{3} ایک مرتبہ (once) حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت ضَرّار سے کہہ کر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

کے فضائل (اُنکا مرتبہ، درجہ۔rank) سنے اور روتے ہوئے دُعا کی: اللہ کریم ابُو الحسن (یعنی حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) پر رحم فرمائے۔(الاستیعاب،ج۳،ص۲۰۹)

{4} جب حضرت امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ، حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس آتے تو حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ انہیں اپنی جگہ بٹھاتے خود سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے، کسی نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، تو کچھ اس طرح فرمایا کہ: (حضرت امام) حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہم شکل ہیں (یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شکل پیارے آقا سے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہت ملتی (similar) ہے)، اِس وجہ سے میں اُن کا احترام (respect) کرتا ہوں۔(مراۃ المناجیح،ج۸،ص۳۸۵ملخصاً)

{5} ایک بار حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی علمی مجلس (یعنی جو آپ علمِ دین کا بیان کرتے تھے، اُس) کی تعریف کی اور لوگوں کو اُس میں جانے کا کہا۔(تاریخ ابن عساکر،ج۱۴،ص۱۷۹،ملخصاً)

{6} حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے سالانہ وظائف (یعنی مال وغیرہ) دینے کے علاوہ (other) مختلف وقتوں (different times) میں حضراتِ حَسَنَینِ کَرِیْمَین (یعنی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کو بہت سے تحفے دیے، یہ بھی محبّت کا ایک طریقہ (method) ہے، آپ نے کبھی پانچ ہزار (five thousand) دینار، کبھی تین لاکھ (three lakhs) دِرہم تو کبھی چار لاکھ (four lakhs) درہم دیے، یہاں تک کہ ایک بار ۴۰ کروڑ (40 crores) تک کا تحفہ پیش کیا۔(سیر اعلام النبلاء،ج۵،ص۳۰۹،طبقات ابن سعد،ج۶،ص۴۰۹،معجم الصحابہ،ج۴،ص۳۷۰،کشف المحجوب،ص۷۷)

---

85 "اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا"

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹی، حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا "عُتَیبہ" کے نکاح میں تھیں عُتَیبہ ابولہب کا بیٹا تھا اور عُتَیبہ کا باپ (یعنی ابولہب) اسلام اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سخت دشمن (enemy) تھا، اس نے اپنے بیٹے عُتَیبہ کو کہا کہ تم محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی بیٹی کو طلاق دے دو۔ حضرت اُمّ

کلثوم ابھی عُتیبہ کے گھر نہ گئیں تھیں، عُتیبہ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شہزادی کو طلاق دے دی اور بہت غلط باتیں کیں۔

عُتیبہ کی بے ادبی(disrespect)سے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت تکلیف ہوئی اور بہت زیادہ غم (grief) کی وجہ سے آپ کی مبارک زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ: یا اللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے (dog)کو اس پر مُسَلَّط فرما دے(یعنی ایسا جانور اس کی طرف بھیج دے جو اسے سزا دے)۔اس دُعا کے بعد ابولہب اور عُتَیبہ دونوں تجارت کے لیے ایک قافلہ کے ساتھ ملکِ شام گئے اور راستے میں ایک راہب(یعنی عبادت گزار) کے پاس رات رُکے، راہب نے ان کو بتایا کہ یہاں خطرناک جانور(dangerous animals) بہت ہیں، احتیاط (caution)سے سوئیں۔یہ سن کر ابولہب نے سب سے کہا کہ اے لوگو! محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)نے میرے بیٹے کے خلاف(against)بد دعا کی ہے۔لہٰذا تم لوگ تجارت کا تمام سامان جمع کرکے اس کے اوپر میرے بیٹے کا بستر(bed)لگادو اور سب لوگ اس کے ارد گرد(around)چاروں طرف سو جاؤ تاکہ میرا بیٹا درندوں(یعنی جانوروں)کے حملے(attack)سے بچا رہے۔سب نے اُس کی حفاظت(safety)کی پوری کوشش کی لیکن رات میں ایک شیر آیا اور سب کو سونگھتے(smell کرتے)ہوئے عُتیبہ کے بستر پر پہنچا اور اس کے سر کو چبا ڈالا(chew کر گیا)۔لوگوں نے شیر کو تلاش کیا مگر کچھ بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ شیر کہاں سے آیا تھا؟ اور کہاں چلا گیا؟(المواہب اللدنیۃ،المقصد الثانی،ج۲،ص۶۲،۶۱)

اس واقعے(incident)سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کی اولاد کو تکالیف دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہو جاتی ہے۔**یہ بھی پتا چلا کہ** جن بُرے کاموں کے خلاف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دعا فرمائی ایسے کاموں سے بچنا چاہیے۔حدیثِ پاک میں ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مسجد میں داخل ہو کر منبر شریف پر چڑھتے ہوئے(منبر یعنی ایسی سیڑھیاں، جن پر امام صاحب کھڑے ہو کر جمعے کے دن عربی میں ایک قسم کا بیان کرتے ہیں) فرمایا:”آمین! آمین! آمین! (یعنی ایسا ہی ہو)“ پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تشریف لے (یعنی واپس) جانے لگے تو عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! ہم نے آپ کو ایسا کام کرتے دیکھا جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی کہ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! جس نے اپنے والدین کو پایا پھر انہوں نے اسے جنّت میں داخل نہ کرایا (یعنی اپنے والدین کی خدمت (service) کرکے ان سے دعائیں لے کر جنّتی نہ ہوا) تو اللہ کریم اسے اپنی رحمت سے دور اور مزید دور فرمائے ۔ میں نے ”آمین (یعنی ایسا ہی ہو)“ کہا، دوسرے زینے (stair) پر پہنچا تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا مانگی کہ جس نے رمضان کا مہینا پایا اور اس کی مغفرت (یعنی بخشش) نہ کی گئی تو اللہ کریم اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے، مزید دور (اور محروم) فرمائے۔ تو میں نے ”آمین (یعنی ایسا ہی ہو)“ کہا، تیسرے زینے (stair) پر پہنچا تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا مانگی کہ جس کے سامنے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ذکر ہو اور وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک نہ پڑھے تو اللہ کریم اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے، مزید دور فرمائے۔ تو میں نے کہا ”آمین (یعنی ایسا ہی ہو)“۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، الحدیث: ۱۷۳۱۴، ج۱۰، ص۲۵۷)

تَعَارُف (Introduction):

حضرت اُمّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْھَا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور اُمّ المؤمنین حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی شہزادی (یعنی بیٹی) ہیں۔ حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پہلی (1^{st}) شادی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے ہوئی تھی لیکن کچھ وقت کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کا انتقال ہو گیا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت اُمّ کلثوم سے حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نکاح کر دیا۔ حضرت اُمّ کلثوم کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ 9 سنِ ہجری شعبان کے مہینے میں حضرت اُمّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے وفات پائی اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔ (زرقانی جلد ۳، ص ۱۹۷تا۲۰۰) (سیرت مصطفے، ۶۹۵تا ۶۹۷)

---

86 ”اچانک کچھ لوگ آ گئے“

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دنیا میں آنے سے پہلے کی بات ہے۔یہودیوں(jews)نے اپنی کتاب میں آخری نبی(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی بہت سی نشانیاں(signs)پڑھ چکے تھے اور ان نشانیوں کی وجہ سے وہ جانتے تھے کہ اب اللہ کریم کے آخری نبی(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)دنیا میں آنے والے ہیں اور جب وہ دنیا میں آئیں گے تو دین اسلام پھیل جائے گا اور ہماری کوئی عزّت اور طاقت نہیں رہے گی اس لیے وہ چاہتے تھے کہ ہم اُس خاندان کو ہی ختم کر دیں کہ جس میں سے یہ آئیں گے کیونکہ آخری نبی(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)کے خاندان وغیرہ کی نشانیاں بھی وہ اپنی کتاب میں پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب انہوں نے حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ آخری نبی جو دنیا میں آنے والے ہیں، یہ ان کے والد ہیں ۔ اب ان یہودیوں نے حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کو شہید(یعنی قتل۔murder)کرنے کی کوششیں شروع کر دیں مگر کامیاب(successful)نہ ہوئے۔ ایک دن پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد صاحب حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ شکار(hunting)کے لئے جنگل میں تشریف لے گئے تو یہودیوں کی ایک بہت بڑی جماعت تلواریں لے کر اس ارادے(intention)سے جنگل میں گئی کہ حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو شہید کر دے مگر اللہ کریم نے اس مرتبہ بھی اپنے کرم سے آپ کو بچا لیا۔ اچانک(suddenly)کچھ ایسے لوگ گھوڑوں پر آ گئے جو عرب کے لوگ نہیں تھے،ان لوگوں نے آ کر یہودیوں کو بھگا دیا اور حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحیح سلامت(safely)اپنے گھر چلے گئے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی والدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے والد (یعنی ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نانا جان)حضرت وَہب بن مُناف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اُس دن جنگل میں تھے اور انہوں نے اپنی آنکھوں

سے یہ سب کچھ دیکھا، اس لئے ان کو حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بہت محبّت ہو گئی اور پکا ارادہ کر لیا(firm intention کر لی) کہ میں اپنی پیاری بیٹی (حضرت) آمنہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کی شادی (حضرت)عبدُاللہ(رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ)ہی سے کروں گا۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دادا جان حضرت عبد المطلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اُن کے بیٹے کے لیے شادی کا پیغام(proposal) بھیجا۔ حضرت عبد المطلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے پیارے بیٹے حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لئے جس طرح کی دلہن چاہیے تھی، وہ سب باتیں حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا میں تھیں لھذا چوبیس(24)سال کی عمر میں حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے نکاح ہو گیا۔

(مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ۱۲ تا ۱۴ ملتقطا)

اس واقعے(incident) سے پتا چلا کہ اللہ کریم نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی غیر مسلموں سے حفاظت(protect) فرمائی، **یہ بھی معلوم ہوا کہ** اللہ کریم جس کی حفاظت (protection) فرمائے اسے کوئی بھی نقصان(harm) نہیں دے سکتا۔

تَعَارُف(Introduction):

حضرتِ عبدُاللہ بن عبدُ المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد صاحب ہیں۔ آپ کا نام عبدُاللہ، کُنْیَت(kunyah) اَبُو محمد، اَبُو اَحمد اور اَبُو قُثَم (یعنی خیر وبَرَکت والے۔blessed)ہیں۔(شرح زرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ج۱، ص۱۳۵) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دادا جان حضرت عبد المطلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے سب بیٹوں میں سب سے زیادہ پیارے حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تھے۔ حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پیشانی (forehead) میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نور چمک رہا تھا، اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خوبصورت اور اچھے اخلاق والے تھے۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ابھی دنیا میں تشریف نہیں لائے(یعنی پیدا(born) نہیں ہوئے) تھے کہ والد

صاحب حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تجارت(trade)کے لئے ملکِ شام گئے۔وہاں سے واپسی پر مدینۂ پاک میں اپنے رشتہ داروں(relatives)کے پاس گئے۔وہاں جاکر آپ بیمار رہے اور ایک مہینے(one month)بیمار رہ کر پچیس(25)سال کی عمر میں وفات پاگئے اور وہیں "دارِنابِغَہ"(مدینہ پاک)میں دفن ہوئے۔(مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول،۱۴-۱۲ملتقطا)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان:

روایت ہے کہ حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی وفات پر فرشتوں کو غم ہوا اور انہوں نے اللہ کریم سے عرض کی کہ یااللہ! تیرے نبی یتیم(orphan)ہوگئے۔اللہ کریم نے فرمایا: میں اُس(یعنی اپنے نبی)کی مدد اور حفاظت(safe)کرنے والا ہوں۔(زرقانی علی المواہب ج۱،ص۱۰۱، مدارج جلد۲،ص۱۴،بالتقاطاً)

---

87 "پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد صاحب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ"

{1} حضرتِ عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد ہیں اور دادا جان حضرتِ عبدُ المُطَّلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں جو کہ مکّے میں قبیلہ قریش کے راہنما(guide)اور بنو ہاشم کے سردار(leader)تھے ان کا اصل نام شَیْبَہ ہے اور لوگ ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے انہیں شَیْبَۃُ الْحَمْدُ(ایسے بزرگ کہ جن کی تعریف کی جائے)کہتے تھے۔(مدارج النبوۃ،ج۲،ص۱۲،ملخصاً)حضرتِ عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والد یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دادی جان کا نام فاطمہ بنتِ عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا ہے۔(تاریخ طبری،ج۲،ص۲۳۹۰)

{2} حضرت عبدُ المطلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کسی بات کو پورا کرنے کے لئے حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ اور سو (100) اونٹوں کا قُرعہ(draw)ڈالا تو اونٹوں کے نام قُرعہ نکلا(یعنی اب اونٹ ذبح کیے جائیں گے اور حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کچھ نہیں ہو گا)۔وہاں موجود قریش اور دوسرے لوگوں نے حضرت عبدُالمطلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

کو مبارَکباد(congratulation)دی۔حضرت عبدُالمطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا کہ اللہ کی قسم! جب تک تین(3) بار اونٹوں کا نام نہیں نکلے گا، اُس وقت تک میں اس قُرعہ(draw) کو نہیں مانوں گا۔ اب حضرت عبدُالمطلب رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تین(3) مرتبہ ایسا کیا اور ہر مرتبہ وہی پرچی نکلی کے جس پر اونٹوں کی قربانی کا لکھا ہوا تھا(السیرۃالنبویہ لابن ہشام،ص۶۴)۔حضرت عبدُالمطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تکبیر کہی (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کہا)اور(مکّے شریف کے دو(2) پہاڑ) صفا و مروہ (یہ وہی جگہ ہے کہ عمرہ کرنے والے ،کعبۃ اللہ کے چکر لگانے کے بعد یہاں آکر چلتے اور بیچ میں دوڑتے ہیں)کے درمیان اونٹوں کو لے جاکر قربان کر دیا۔حضرت عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں کہ اس وقت یہ اصول تھا کہ ایک جان کے بدلے دس(10) اونٹ دیئے جائیں۔ حضرت عبدُالمطلب پہلے شخص(first person)ہیں جنھوں نے ایک جان کے بدلے سو(100) اونٹ دیے۔ جس کے بعد عرب میں بھی ایسا ہی ہونے لگا(یعنی سو(100) اونٹ دیے جانے لگے)۔(طبقات ابن سعد،۱/۷۲)

{3} حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مدینے پاک میں دفن کیا گیا۔نوائے وقت اخبار 21 جنوری 1978ء کے مطابق مدینۂ منوّرہ میں مسجدِ نبوی کی مزید(more) تعمیر(construction) کے لیے کی جانے والی کھدائی (excavation) میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے والدِ صاحب حضرت عبدُاللہ بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ کی قبر کُھل گئی تو آپ کا جسمِ مبارک جس کو دفن ہوئے چودہ سو(1400)سال سے زیادہ وقت ہو چکا تھا، بِالکل صحیح حالت(right condition)میں موجود تھا۔

{4} مرحوم مفتی امین صاحب رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مدینہ شریف حاضر ہوا وہاں 29نومبر 1994ء کو مدینہ پاک کی تعمیرات(construction) کرنے والے عبدُاللطیف سے ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے والد صاحب حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جسم شریف، دوسری جگہ دفن کرنے کے لیے لیا گیا تو ہم نے بھی کچھ دور سے دیکھا کہ کفن مبارک بھی بالکل صحیح ہے، کوئی داغ(stain) بھی نہیں تھا اور ایسی خوشبو آرہی تھی کہ بتا نہیں سکتے۔(فضائل سیدہ آمنہ،ص۴۱)

{5}اب آپ کا مزارِ شریف دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع میں (جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ) ہے۔

ہر صحابیِ نبی	جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی	جنّتی جنّتی
ہر زوجہء نبی	جنّتی جنّتی
ہے اولادِ نبی	جنّتی جنّتی
والدینِ نبی	جنّتی جنّتی

---

88 ”حضرت زینب کی ہجرت“

حضرت زَینَب رَضِیَ اللہُ عَنْھا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹی تھیں۔ آپ کی شادی، خالہ زاد بھائی (cousin) ابُو الْعَاص سے ہوئی۔ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے نبی ہونے کا اعلان فرمایا تو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تمام اولاد آپ پر ایمان لائیں مگر ابُو الْعَاص اُس وقت مسلمان نہ ہوئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب لوگوں کو اسلام کی طرف بُلانا شروع کیا تو قبیلہ (tribe) قریش کے لوگوں نے آپس میں کہا کہ محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی بیٹیوں سے رشتے ختم کرو اور ان کو تکلیف دو۔ ابُو الْعَاص نے قریش کے کہنے پر بھی حضرت زَینَب کو طلاق نہ دی (ایک وقت کے بعد جب وہ اسلام لے آئے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت زَینَب کو ان کے پاس بھیج دیا)۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے حضرت زَینَب رَضِیَ اللہُ عَنْھا اونٹ پر بیٹھ کر مکّے شریف سے مدینہ پاک جانے کے لیے، شہر سے باہر نکلیں تو کچھ غیر مسلم آپ کے پیچھے آگئے اور کچھ دور جا کر راستہ روک لیا۔ ایک شخص نے حضرت زینب رَضِیَ اللہ

عَنْها کو ڈرایا تو وہ اونٹ سے گر گئیں۔ اسی تکلیف کے ساتھ آپ کا سفر جاری رہا اور آپ مدینہ پاک پہنچ گئیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس بات سے بہت تکلیف ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: یہ (یعنی حضرت زینب) میری بیٹیوں میں بہت فضیلت والی ہے کہ انہوں نے میری طرف ہجرت کرنے (یعنی نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم پر مکّے پاک سے مدینہ شریف آنے) میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ (شرح الزرقانی مع المواہب اللدنیۃ، ج۴، ص۳۱۸تا۳۲۲ملخصاً)

اس واقعے (incident) سے یہ سیکھنے کو ملا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی بیٹیوں سے بہت محبت اور پیار فرماتے تھے اور ان کی پریشانیوں پر آپ کو بھی تکلیف ہوتی۔ **یہ بھی معلوم ہوا کہ** مسلمان مردوں کے علاوہ خواتین (یعنی عورتوں) نے خصوصاً پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آل اور اولاد نے بھی دینِ اسلام کے لیے بہت تکلیفیں اُٹھائیں۔

تَعَارُف (Introduction):

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹیوں میں سب سے بڑی حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھا تھیں۔ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے 8 سنِ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اُمِّ اِیمن اور اُمِّ سَلَمہ نے انہیں غسل دیا اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے دو (2) بچے تھے، ایک بیٹے جن کا نام ”علی“ (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) اور ایک بیٹی ” اُمامہ “ (رَضِیَ اللہُ عَنْھا) تھیں۔ (شرح الزرقانی مع المواہب اللدنیۃ، ج۴، ص ۳۱۸۔۳۲۲ملخصاً)

جنّتی شہزادی رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی شان:

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی بیٹی حضرت امامہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا سے بھی بہت محبت فرماتے تھے۔ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز پڑھتے تو حضرت امامہ آپ کے کندھے (shoulder) پر آجاتیں تھیں، جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رکوع میں جاتے تو اتار دیتے لیکن جب سجدے میں جاتے تو وہ

دوبارہ آپ کے کندھے پر آ جاتیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن کسی نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تحفے میں ایک سونے کا ہار(a gold necklace) دیا۔ ازواجِ مطہرات (یعنی اُمَّھَاتُ الْمُؤمنین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ سب ایک گھر میں جمع تھیں (حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی بیٹی حضرت) اُمامہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) گھر کے ایک کونے میں مِٹّی(soil) سے کھیل رہی تھیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہم سب سے پوچھا کہ یہ ہار(necklace) کیسا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اس سے زیادہ خوبصورت ہار ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔ پھر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھے جس سے سب سے زیادہ محبّت ہے، میں اُسے یہ ہار دوں گا۔ ازواج مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ سمجھیں کہ یہ ہار حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو ملے گا مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (حضرت) اُمامہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کو بلایا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے وہ ہار ان کے گلے میں ڈال دیا۔ (شرح العلامۃ الزرقانی، ج۴، ص۳۱۸تا۳۲۱ملخصاً)

---

89 ”حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا“

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری امّی جان حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ایک مرتبہ اپنے رشتہ داروں (relatives) کے گھر، ”مدینہ پاک“ میں گئیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی ساتھ تھے۔ مدینے پاک سے واپسی پر، ایک جگہ ”اَبْوَاء“ میں بیمار ہو گئیں۔ اس بیماری میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (جن کی عُمر شریف پانچ(5) سال تھی) اپنی والدہ صاحبہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا سر دباتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آنسو حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے چہرے(face) پر گرے تو آنکھ کھولی اور اپنے دوپٹے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آنسو صاف کر کہ بولیں دنیا مرے گی مگر میں کبھی نہیں مروں گی کیونکہ میں تو تم جیسا بیٹا چھوڑ رہی ہوں جس کی وجہ سے مشرق(east) اور مغرب(west) میں (یعنی ہر جگہ) میرا ذکر ہو گا(I will mentioned)(مراۃ،ج۲،ص۹۸۵،سوفٹ ایر،ملخصاً)۔ اس کے بعد فرمایا: ہر نئی چیز کو پرانا ہونا ہے، کوئی کیسا ہی بڑا ہو

ایک دن ختم ہو جائے گا اور ہر زندے کو مرنا ہے۔ میں کیسی بڑی بھلائی (برکت والے (blessed) کو) چھوڑ کر جا رہی ہوں اور کیسا پاک (بیٹا) مجھ سے پیدا ہوا، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (المواہب اللدنیۃ المقصد الاول ذکر وفاۃ آمنۃ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ج ۱، ص ۱۶۸ تا ۱۶۹، مُلتقطاً) یہ کہا اور انتقال ہو گیا۔

اس واقعے (incident) سے معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے آپ کی والدہ کی بہت بڑی شان ہے۔ اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے، حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا نام قیامت تک رہے گا۔

تعارُف (Introduction):

حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے والد، وَہب بن عبدِ مَناف رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنی بیٹی (حضرت) آمنہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کی شادی (حضرت) عبدُ اللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کر وادی اور یوں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور، آپ کے پاس آگیا (مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۲ تا ۱۳، ماخوذاً)۔ اعلیٰ حضرت کچھ اس طرح فرماتے ہیں: عرب میں بلکہ پوری دنیا میں کتنی تاج (crown) والی ملکائیں (queens) آئیں مگر اُن کا نام بھی باقی نہ رہا۔ مگر میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی والدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان یہ ہے کہ ہر طرف محفلوں میں آپ کا ذکر ہے، زمین و آسمان میں آپ کا ذکر ہے اور یہ ذکر ہمیشہ رہے گا۔ (فتاوی رضویہ جلد ۳۰، ص ۳۰۳، ماخوذاً)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان:

صلح حدیبیہ (یعنی ایک مرتبہ غیر مسلموں سے کچھ باتوں کا مُعاہدہ (agreement) کرنے کے بعد)، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہزار (1000) صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کے ساتھ اپنی والدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مزار شریف پر تشریف لے گئے (مرقاۃ، مُلخصاً)، وہاں جا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں میں آنسو (tears) آ گئے کہ آج وہ زندہ ہوتیں اور ہم سب کو دیکھتیں تو انہیں خوشی ہوتی۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) بھی رونے لگے۔ (مراۃ، ج ۲، ص ۹۸۵ سوفٹ ایئر، مُلخصاً)

---

90 ”پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی والدہ صاحبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا“

{1} حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی والدہ بننے کی سعادت ملی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے والد کا نام ”وَہب بن عبدِ مَناف“ اور والدہ کا نام ”بَرَّہ“ تھا (دلائل النبوۃ،ج۱،ص۱۸۳)

{2} پیارے آقا، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی اکلوتی اولاد (یعنی آپ اُن کے ایک ہی بیٹے) تھے (طبقات ابن سعد،ج۱،ص۷۹) {3} حضرت بی بی آمنہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا بہت نیک، شریف، پاکی کا خیال رکھنے والی، عزّت والی اور اللہ کریم پر ایمان رکھنے والی عورت تھیں۔ (دلائل النبوۃ،ج۱،ص۱۰۲،ملخصاً)

{4} آپ رضی اللّٰہ عنہا حضرت عبدُ المطَّلِب اور حضرت اُمِّ اَیْمَن کے ساتھ حضرت عبدُ اللہ رضی اللّٰہ عنہ کی قبرِ مبارک پر حاضر ہوا کرتیں۔ ایک مرتبہ واپس آتے ہوئے مقامِ ”اَبْوَاء“ (مدینے پاک سے مکّہ شریف کے راستے میں آنے والے جگہ) پر وفات پا گئیں اور اسی جگہ پر آپ کو دفن کیا گیا۔ (انساب الاشراف،ج۱،ص۱۰۳)

{5} حضرت آمِنہ رضی اللّٰہ عنہا نے انتقال کے وقت اپنے پیارے بیٹے محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (جن کی عُمر اس وقت تقریباً پانچ (5) سال کی تھی) کی طرف محبّت بھری نظر سے دیکھا پھر فرمایا:

اے پاک لڑکے! اللہ تجھ میں بَرَکت رکھے (may Allah bless you)۔ اے اُن (یعنی حضرت عبدُ اللہ) کے بیٹے! جو بڑے انعامات دینے والے بادشاہ یعنی اللہ کریم کی مدد سے (مکّے شریف میں) موت سے بچ گئے۔ جب صُبْح کو قُرعہ (draw) ڈالا گیا تو سو (100) بڑے اُونٹ ان کے جگہ پر قُربان کئے گئے۔ اے میرے بیٹے! میں نے جو خواب دیکھا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو پھر تو عزّت والے ربّ (یعنی اللہ کریم) کی طرف سے سب لوگوں اور ساری مخلوق (all creatures) کے لیے ”نبی“ بنایا جائے گا۔ تو حرم (یعنی مکّہ پاک وغیرہ) اور اس کے علاوہ دیگر جگہوں میں اسلام کی دعوت (یعنی اسلام پھیلانے) کے لئے بھیجا جائے گا۔ اور اسلام وہی دین ہے کہ جو تیرے نیک والد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دین ہے۔ تو میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں (کی عبادت) سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان (بتوں سے) دوستی نہ کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ،ج۳۰،ص۳۰۱ ملخصاً)

{6} آج بھی عاشقانِ رسول آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مزار شریف، مقامِ ''اَبْوَاء'' پر حاضری دیتے ہیں، لیکن وہاں باقاعدہ (proper) مزار شریف بناہوا نہیں اور جانے کا بھی باقاعدہ راستہ نہیں ہے۔

ہر صحابیِ نبی	جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی	جنّتی جنّتی
ہر زوجہء نبی	جنّتی جنّتی
ہے اولادِ نبی	جنّتی جنّتی
والدینِ نبی	جنّتی جنّتی